www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر ونظر

ڈاکٹر محمد امین ☆

کیا اسلام اور مغرب میں تہذیبی تصادم ناگزیر ہے؟

کچھ عرصہ پہلے ہمیں لاہور میں ایک یورپین نومسلم سکالر ڈاکٹر مراد ولفرڈ ہوف مین صاحب کا لیکچر سننے کا موقع ملا تھا جس کا عنوان ''اکیسویں صدی میں تہذیبوں کا تصادم'' تھا۔ لیکچر بلاشبہ عالمانہ تھا لیکن اس کے باوجود ہمارا تاثر یہ تھا کہ موصوف کا لہجہ، اسلامی حوالے سے، مدافعانہ بلکہ مصلحت کوشانہ ہے۔ اب ان کے لیکچرز شائع ہو کر آئے ہیں تو اس تاثر کو مزید تقویت پہنچی ہے۔ (۱)

ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی تہذیب دوسری تہذیبوں (خصوصاً مغربی تہذیب) سے الگ اور منفرد کوئی مستقل بالذات تہذیب نہیں کیونکہ سب انسانی تہذیبوں میں باہم اخذ واستفادہ کی وجہ سے بہت سے نکات مشترک ہیں۔ پھر مختلف خطوں کے اسلامی ممالک کی اپنی اپنی تہذیبیں ہیں، اس لئے ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر سموئیل ھنٹنگٹن اور ان کے ہم نوا دوسرے دانشوروں کی اس رائے میں کوئی وزن نہیں کہ اکیسویں صدی میں اگر کوئی بین الاقوامی سطح کا تصادم ہوا تو وہ مغربی اور اسلامی تہذیب کے درمیان ہوگا۔

ہم ڈاکٹر ہوف مین صاحب کی اس 'نیک خواہش' کی قدر کرتے ہیں (جو ان کی تقریر میں تو نہیں البتہ 'بین السطور' موجود ہے) کہ وہ اسلام کو مغربی تہذیب کے ساتھ کسی ممکنہ تصادم سے بچانا چاہتے ہیں اور غالباً یہ نہیں چاہتے کہ طاقتور مغرب اپنی ساری قوت اور لاؤ لشکر سمیت مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہو لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس کے لئے انہوں نے جو نظریہ پیش کیا ہے، وہ نہایت کمزور ہے، مزید یہ کہ خود مسلمانوں میں معروف اور ان کے نزدیک مستند اسلامی تعلیمات کے بھی خلاف ہے۔

یہ کہنا کہ اسلامی تہذیب کوئی منفرد اور دوسری تہذیبوں سے الگ کوئی مستقل بالذات تہذیب نہیں، ایک بالکل کمزور بات ہے۔ آخر تہذیب کی اساس 'فکر' کے سوا کیا ہوتی ہے؟ اب اگر اسلامی فکر دوسرے افکار و ادیان سے مختلف اور منفرد نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کو نیا پیغمبر بھیجنے اور ایک نئی اُمت کھڑی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ صحیح ہے کہ ہم مسلمان تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں اور یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر اترنے والا دین اسی 'اسلام' کا آخری ایڈیشن ہے جو پہلے انبیا علیہم السلام پر اتارا گیا تھا لیکن اگر پہلے

☆ سینئر ایڈیٹر: ''اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ'' جامعہ پنجاب لاہور

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچا کھچا دین قابل اصلاح ہوتا تو اللہ تعالیٰ نئی شریعت نہ اُتارتے اور نہ پچھلے اَدیان☆ کو منسوخ کرتے۔ لہٰذا ہر مسلمان یہ ایمان رکھتا ہے کہ جس دین کو وہ مانتا ہے صرف وہی صحیح ہے اور وہ دوسروں سے ممتاز اور منفرد ہے اور اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے اور وہ زندگی کے سارے معاملات میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس عقیدے کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس اسلامی فکر کی بنیاد پر جو تہذیب وجود میں آئے وہ دوسری غیر اسلامی تہذیبوں سے نہ صرف الگ، منفرد اور ممتاز ہو بلکہ اپنا مستقل بالذات وجود بھی رکھے۔

ڈاکٹر ہوف مین کو اسلامی تہذیب کو ایک منفرد اور مستقل بالذات تہذیب ماننے میں ایک اور الجھن جو پیش آئی، وہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس وقت مسلم ممالک کے تمدنی مظاہر میں خاصا اختلاف ہے اور ہر ملک کے اسلامی تمدن نے اپنے اپنے علاقے کے قدیم تمدن کا خاصا حصہ اپنے اندر جذب کیا ہوا ہے لہٰذا سارے مسلمانوں کی ایک متفقہ 'اسلامی تہذیب' کہاں سے وجود میں آ سکتی ہے؟ (۲) اس مغالطے کا سبب دراصل تہذیب اور تمدن کے فرق کو نہ سمجھنا ہے جس میں بدقسمتی سے بہت سے عالم اور عامی مبتلا ہیں.

'تہذیب' نام ہے ان اجتماعی رویوں کا جو کسی سوسائٹی کے تصورِ انسان، تصورِ کائنات اور تصورِ خدا سے وجود میں آتے ہیں اور تمدن نام ہے ان فروعی مظاہر کا جو ان رویوں کی تفصیلی صورت گری کرتے ہیں جیسے ایک عمارت کی تعمیر میں اس کا مقصد، عمارت کا نقشہ، طرزِ تعمیر، عمارت کا مقصدِ تعمیر کے مناسب ہونا، یہ سب گویا تہذیب ہیں اور اس عمارت کا رنگ و روغن، نقش و نگار اور زینت و آرائش اس کا تمدن ہیں۔ (۳)

اس کو ایک عام فہم مثال کے ذریعے مزید یوں سمجھئے کہ لباس کا ساتر ہونا، اِسراف سے پاک ہونا، پہننے والے کی مالی حیثیت کے مطابق ہونا، سادہ و پاک صاف ہونا، غیر ضروری آرائش و تکلّفات سے مبرا ہونا، موسمی ضروریات کے مطابق ہونا وغیرہ اسلامی تہذیب ہے۔ اب اگر ان اصولوں کے مطابق ایک امریکی مسلمان پتلون، سعودی مسلمان عبا، پاکستانی شلوار اور ہندوستانی پاجامہ پہنتا ہے تو یہ مختلف تمدنی مظاہر ہیں اور ایک مشترک اسلامی تہذیب کی نفی نہیں کرتے۔

اگرچہ ڈاکٹر ہوف مین صاحب کی تقاریر میں کئی اور اہم نکات بھی قابل تنقیح ہیں لیکن ہم ان پر اس مختصر تبصرے پر کفایت کرتے ہوئے اب پروفیسر ہنٹنگٹن کے تہذیبی تصادم کے نظریے کا ایک جائزہ لینا چاہتے ہیں:

☆ دین اگر شریعت کے معنی میں ہو تو پہلی شریعتوں کا نسخ معروف ہے اور یہ کہنا درست ہے کہ محمد ﷺ نے پچھلی تمام شریعتیں منسوخ کر دیں لیکن اگر دین سے مراد اساسی فکر وعقیدہ ہے تو وہ تمام انبیاء کا ایک ہی دین ہے۔ حدیث میں ہے کہ انبیاء آپس میں علاتی (جن کا باپ ایک اور مائیں مختلف ہوتی ہیں) بھائی ہیں۔ اسی طرح آپ نے نبوت کو ایک عمارت سے تشبیہ دے کر خود کو اس کی آخری اینٹ قرار دیا لہٰذا اس اعتبار سے آپ پہلے انبیا کے سلسلہ ہی کی ایک کڑی ہیں اور قرآنِ کریم میں بھی آپ کو ان کی اقتدا کا حکم ملا ہے ﴿فبهداهم اقتده﴾ (الانعام:۹۰) (محدث)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ہنٹنگٹن نے اپنی تالیف 'تہذیبوں کا تصادم' میں یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ متعدد وجوہ کی بنا پر اکیسویں صدی میں اگر کوئی بین الاقوامی سطح کا تصادم ہوا تو وہ اسلامی اور مغربی تہذیب میں ہوگا۔ اس کے جواز میں اس نے چار وجوہ پیش کی ہیں جن میں سرفہرست یہ ہے کہ مسلمان ایک انتہا پسند قوم ہیں اور مغرب کے ساتھ محاربت کا ایک طویل پس منظر رکھتے ہیں اور جس طرح وہ اب اپنی فوجی قوت میں بتدریج اضافہ کر رہے ہیں اور اپنی تہذیب کو غالب کرنے کے لئے کوشاں ہیں، اس سے مغربی تہذیب کے ساتھ اس کے تصادم کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔[۴] دیگر وجوہ میں اس نے چین کے ساتھ بڑھتے ہوئے امریکی اختلافات، چین مسلم گٹھ جوڑ اور یورپ میں عیسائیت اور قدامت پسندی کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلے کو شامل کیا ہے، تاہم اس مقالے میں ہم صرف اس کی پہلی شق ہی پر گفتگو کریں گے جس کا تعلق اسلامی اور مغربی تہذیب کے درمیان تصادم سے ہے۔

پروفیسر ہنٹنگٹن کا رویہ عموماً غیر جذباتی ہے اور اس نے جس طرح اپنے دلائل کو اَعداد و شمار سے مزین کیا ہے، سچ یہ ہے کہ وہ مرعوب کن اور متاثر کن ہے اور اہل مغرب کے لئے یقیناً فکر وعمل کی ایک بنیاد مہیا کرتا ہے اور مغرب خصوصاً امریکہ کے پالیسی ساز یقیناً اسے سامنے رکھیں گے، گو وہ پہلے بھی اس پہلو کو فراموش کئے ہوئے نہیں تھے۔ لیکن اگر ہم بنظر غائر پروفیسر ہنٹنگٹن کے پیش کردہ 'حقائق' اور 'اَعداد وشمار' کا جائزہ لیں تو ان کا بودا پن اور غیر معروضی پن نمایاں ہوجاتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ مسلم ممالک کا فوجی بجٹ برابر بڑھ رہا ہے جبکہ عیسائی ممالک کا فوجی بجٹ کم ہورہا ہے، اس کے لئے وہ مندرجہ ذیل اَعداد وشمار پیش کرتا ہے[۵]

ملک	فوجی بجٹ (بلین امریکی ڈالر)			خرید اسلحہ (بلین امریکی ڈالر)	
	۱۹۹۴ء	۱۹۹۸ء		۱۹۸۵ء	۱۹۹۵ء
۱۔امریکہ	۳۴۲٫۳	۲۲۲٫۳	بحری جنگی جہاز	۲۵	۵
			لڑاکا ہوائی جہاز	۹۴۳	۱۲۷
			ٹینک	۷۲۰	......
			میزائل	۴۸	۱۸
	۱۹۸۵ء	۱۹۹۳ء			
۲۔نیٹو	۵۳۹٫۶	۴۸۵٫۰			
۳۔مشرقی ایشیا	۸۹٫۸	۱۳۴٫۰			

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہ اعداد وشمار اگر صحیح بھی ہوں تو اس نے ان کے صرف ایک پہلو کو نمایاں کیا ہے کہ مسلم ممالک کا بجٹ بڑھ اور غیر مسلم ممالک کا بجٹ کم ہورہا ہے اور دوسرے بہت سے پہلوؤں سے صرفِ نظر کرلیا ہے مثلاً یہ کہ امریکہ و یورپ کا دفاعی بجٹ مسلم ممالک کے دفاعی بجٹ کے مقابلے میں پہلے ہی اتنا زیادہ ہے کہ انہیں مزید اضافے کی ضرورت ہی نہیں۔ دیکھئے اس سلسلہ میں تازہ ترین اَعداد وشمار [۶]

ملک	دفاعی بجٹ (امریکی بلین ڈالر میں)		
امریکہ	۲۹۳ء۳	برطانیہ	۳۴ء۵
فرانس	۲۷ء۰	روس	۲۹ء۰
پاکستان	۳ء۳	ایران	۵ء۷
عراق	۱ء۴		

امریکہ و یورپ اور مسلم ممالک کے دفاعی بجٹ کے درمیان جو ہوشربا فرق ہے اس سے صرفِ نظر کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ملحوظ رہے کہ امریکہ کی آبادی پاکستان سے محض دگنی ہے جبکہ برطانیہ اور فرانس کی آبادی پاکستان سے آدھی بھی نہیں اور ان کی سلامتی کو کوئی خطرات بھی لاحق نہیں، اس کے باوجود ان کا دفاعی بجٹ بہت زیادہ ہے۔ حالت یہ ہے کہ اگر سارے مسلم ممالک کا دفاعی بجٹ جمع کردیا جائے تو وہ صرف امریکہ کے بجٹ کے پاسنگ بھی نہیں بنتا لیکن پروفیسر ہنٹنگٹن اس حقیقت سے صرفِ نظر کرکے آگے بڑھ جاتا ہے۔

پروفیسر ہنٹنگٹن نے اس پہلو کو بھی نظر انداز کردیا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ مسلم ممالک کا بجٹ بڑھ رہا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشتر مسلم ممالک کو اپنی سلامتی کا مسئلہ درپیش ہے، وہ فوجی بجٹ نہ بڑھائیں تو کیا اپنی آزادی سے ہاتھ دھوئیں؟ پاکستان کی مثال لیجئے، ہمارے بجٹ کا ایک بڑا حصہ دفاع پر اُٹھ جاتا ہے لیکن ہم اس کے لئے مجبور ہیں کیونکہ 'مغرب' نے کشمیر کا مسئلہ ہمیں تحفے میں دیا ہے اور ہندو جیسا ظالم اور مکار دشمن ہمارے سر پر بیٹھا ہے اور ہمارے مقابلے میں اسے اسرائیل، امریکہ اور یورپ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اگر ہم اپنے دفاع سے غافل ہوجائیں تو وہ ہمیں آسانی سے نوالہ تر سمجھ کر نگل لے گا۔ لہٰذا ہم اپنے وجود کی سلامتی کے لئے اپنا پیٹ کاٹ کر فوجی بجٹ بڑھانے پر مجبور ہیں۔

فوجی اِخراجات کے حوالے سے پروفیسر ہنٹنگٹن نے جو اَعداد وشمار (سطورِ بالا میں) پیش کئے ہیں وہ روایتی ہتھیاروں کے ہیں۔ اگر وہ ایٹمی ہتھیاروں کے اَعداد وشمار پیش کرتا تو ہتھیاروں کی تعداد میں عیسائی اور مسلم ممالک کا فیصلہ کن فرق مزید واضح ہوجاتا اور اس کی دلیل کے غبارے سے ہوا نکل جاتی۔ ملاحظہ کیجئے یہ اَعداد وشمار جو ایک مستند مغربی ذریعے سے لئے گئے ہیں: [۷]

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک	تعداد 'وار ہیڈز'	میزائل رینج
امریکہ	۱۲،۰۷۰	۱۳،۰۰۰ کلومیٹر
برطانیہ	۳۸۰	۱۲،۰۰۰
فرانس	۵۰۰	۳،۳۰۰
روس	۲۲،۵۰۰	۱۱،۰۰۰
اسرائیل	۴۶ تا ۱۱۲	۹۳۰
بھارت	۶۵	۲،۵۰۰
پاکستان	۱۵ تا ۲۵	۱،۰۰۰

اب دیکھئے کیا حیثیت ہے پچاس سے زیادہ مسلم ممالک میں سے صرف ایک پاکستان کے پندرہ ایٹم بموں کی، غیر مسلم دنیا کے پینتیس ہزار ایٹم بموں کے مقابلے میں؟ اور کیا وزن رہ جاتا ہے مغرب کے 'اسلامی بم' کے زہریلے پراپیگنڈے کا اور کیا وزن رہ جاتا ہے ہنٹنگٹن کی اس دلیل کا کہ مسلمانوں کا فوجی بجٹ بڑھ رہا ہے اور عیسائی ممالک کا بجٹ کم ہو رہا ہے؟

ہم پروفیسر ہنٹنگٹن کے اعداد و شمار پر مبنی حقائق کی نقاب کشائی کے لئے صرف ایک مثال اور دیں گے، وہ کہتا ہے کہ ۱۹۲۸ء سے لے کر ۱۹۷۹ء تک دنیا میں کل ۱۴۲ تصادم ہوئے جن میں سے ۷۶ تصادموں میں مسلمان ملوث تھے۔[٨] اس سے گویا یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ مسلمان جنگجو اور تصادم پسند قوم ہیں لیکن پروفیسر ہنٹنگٹن کی معروضیت اسے اس امر پر آمادہ نہیں کرتی کہ وہ یہ دیکھے کہ مسلمان اگر تصادموں میں ملوث تھے تو اس کی وجہ کیا تھی؟...... ہم انہیں بتاتے ہیں کہ اس عرصے میں مسلمان مغربی استعمار سے جان چھڑانے کی جدوجہد کر رہے تھے اور پرامن کوششوں کی ناکامی کے بعد ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہوگئے تھے۔ انہوں نے الجزائر میں مزاحمت کی، وہ فلسطین میں لڑتے رہے، وہ مراکش میں لڑے، وہ تیونس میں مسلح جدوجہد کرتے رہے، انہوں نے انڈونیشیا میں بھی ہتھیار اٹھائے لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ غلامی کا جوا اپنے کندھوں سے اتار پھینکنا چاہتے تھے۔

اب آزادی، جمہوریت، عدل اور بنیادی حقوق کے علمبردار مغربی دانشور ہمیں بتائیں کہ اس تصادم کا ذمہ دار کون تھا؟ وہ مغربی ممالک جنہوں نے مسلمانوں کے علاقوں پر بندوق کے زور پر قبضہ کیا، مردوں کو غلام بنایا، عورتوں کی عصمت دری کی، مالی وسائل کو لوٹا یا وہ مظلوم مسلمان جو اپنی عزت، آزادی اور بنیادی حقوق کے لئے لڑ رہے تھے؟...... حقیقت یہ ہے کہ ہنٹنگٹن کے اعداد و شمار محض تحقیق کی شعبدہ بازی ہیں، ان کا معروضیت اور زمینی حقائق سے کوئی تعلق نہیں!!

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہارورڈ جیسی دانش گاہ کے پروفیسر ہنٹنگٹن کے دلائل اور اَعدادوشمار کے اَنبار سے وہ کچھ ثابت نہیں ہوتا جو وہ کرنا چاہ رہا ہے تو وہ اصل عوامل کون سے ہیں جو اس کے تہذیبی تصادم کے نظریے کے پس پردہ کارفرما ہیں؟ مغرب اور مسلم دنیا کے ساتھ اس کے روابط کے مطالعے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہنٹنگٹن کے تہذیبی تصادم کے نظریے کے پیچھے دراصل مندرجہ ذیل عوامل کارفرما ہیں:

(۱) دانشوری، تحقیق اور معروضیت اکثر مستشرقین کی اوپری اور دکھاوے کی تہہ ہوتی ہے۔ اس تہہ کے اندر جو کچھ پوشیدہ ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے نفرت اور انتقام کی دبی ہوئی آگ ہے جو روپ بدل بدل کر سامنے آتی رہتی ہے۔ یہ صلیبی جنگوں کے زمانے کی پھیلائی ہوئی نفرت اور زہریلے پروپیگنڈے کا تسلسل ہے جسے دوسروں کے علاوہ صہیونی اپنے مفادات کے لئے آج بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔[۹] اور یہ صرف ہماری رائے نہیں خود بعض انصاف پسند مستشرقین بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ ایڈورڈ سعید کہتا ہے کہ ''تحریکِ استشراق کے دو رخ ہیں: ایک ظاہری اور دوسرا خفیہ اور اس کے خفیہ مقاصد [جن میں اسلام دشمنی محرک سرفہرست ہے] آج بھی وہی ہیں جو پہلے دن تھے۔[۱۰]

اسی طرح ممتاز دانشور فرانسسکو جبرئیلی یہ تسلیم کرتا ہے کہ ''پرانی دشمنی عہدِ جدید میں بھی جاری وساری ہے۔[۱۱] انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، لائیڈن (طبع دوم) کے مقالہ نگار سیرت کے حوالے سے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام اور حضور اکرم ﷺ کے بارے میں جو کچھ ماضی میں یورپ میں لکھا جاتا رہا ہے وہ نفرت، دشمنی، حقارت اور مبالغے پر مبنی تھا اور آج بھی اس کے اثرات متوارث چلے آرہے ہیں۔[۱۲]

دیگر بہت سے انصاف پسند مستشرقین نے بھی یہ بات تسلیم کی ہے اور ان میں سے بعض نے اس پر باقاعدہ معذرت بھی کی اور اس کی مذمت بھی کی ہے۔ ان میں ڈاکٹر ہنری سٹب، ریلان، پیری بائل، بولین ویلرز، الیگزینڈر روس، ایڈورڈ گبن، پرسیوال، رینان، گوئٹے، کارلائل، درمنگھم، جے سی آرچر، باسمتھ اسمتھ، ارنسٹ بارکر، سودرن، پروفیسر گب، پروفیسر اے جی آربری اور ٹائن بی جیسے لوگ شامل ہیں۔[۱۳]

(۲) مغرب اور خصوصاً امریکہ، جو اس وقت مغربی تہذیب کا نمائندہ اور لیڈر ہے، مغربی تہذیب کو قوت کے بل پر ساری دنیا (خصوصاً اسلامی ممالک) میں پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے کوشاں ہے اور ایسا وہ عرصے سے کر رہا ہے اور جمہوریت، آزادی، بنیادی حقوق، عدل، غیر جانبداری، آزادیٔ رائے اور دوسروں کی خود مختاری کے تحفظ کے دعووں بلکہ ان کا چمپئن ہونے کے باوجود کررہا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے ناجائز ہتھکنڈوں بلکہ قتل وغارت گری اور ظلم وجبر سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ ہم اگر اپنی طرف سے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ کہیں گے تو شائد اسے معروضیت کے خلاف سمجھا جائے گا، اس لئے ہم اپنے پاس سے کچھ کہنے کی بجائے موقر مغربی رسالے 'ٹائم' کی گواہی پیش کرتے ہیں۔ مسلم ملک انڈونیشیا کے بارے میں اس رسالے نے اپنے ایک شمارے میں پوری تفصیل سے ان اقدامات سے پردہ اٹھایا ہے کہ کس طرح امریکی سی آئی اے نے سوئیکارنو کو ہٹانے کے لئے فحش اور ظالمانہ اقدامات کئے۔ ٹائم لکھتا ہے کہ (۱۴)

> ''پہلے سی آئی اے نے صدر سوئیکارنو کے ماسک بنوائے۔ انہیں پہنا کر ہالی وڈ کے جنسی اداکاروں سے سوئیکارنو کی 'مفروضہ' عیاشی کی ننگی فلمیں اور فوٹو بنوائے اور انہیں انڈونیشیا میں پھیلایا گیا۔ اس کے باوجود سوئیکارنو حکومت غیر مستحکم نہ ہوئی تو اس کے خلاف ۱۹۵۸ء میں جونیئر افسروں سے بغاوت کروائی گئی اور ان کی مدد کیلئے بی ۲۶ بمبار طیارے بھجوائے گئے۔ اس کے نتیجے میں جب ایک امریکی جہاز مار گرایا گیا اور اس کا پائلٹ زندہ پکڑا گیا تو اس وقت کے سی آئی اے کے چیف ایلن ڈیولز نے بامر مجبوری لڑاکا جہازوں کو واپس بلا لیا۔ سوئیکارنو کے خلاف سی آئی اے کی سازشیں جاری رہیں یہاں تک کہ ۱۹۶۵ء میں اسے کامیابی ہوئی جب سوئیکارنو کے خلاف بغاوت میں ہزاروں آدمی مارے گئے۔ انڈونیشی کمیونسٹ پارٹی تباہ کردی گئی اور سوئیکارنو کو معزول کردیا گیا۔''

مسلم ممالک میں مداخلت، وہاں اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنے اور بالجبر اپنی تہذیب و اقدار کو وہاں رائج کرنے کی امریکی جدوجہد کی یہ صرف ایک مثال ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ سب مسلم ممالک میں یہی کچھ کررہا ہے۔ جہاں تک عربوں کے خلاف اسرائیل کی مدد، عربوں کو باہم لڑا کر ان کے تیل کے ذخیروں پر قبضہ، ایران اور افغانستان پر مسلح حملہ جیسے واقعات کا تعلق ہے تو ہم سب اس کے عینی شاہد ہیں۔ اسی طرح تعلیم، اطلاعاتی پالیسی، فیملی پلاننگ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ترقی کے نام پر، ہماری آنکھوں دیکھتے اس وقت بھی مسلم ممالک کے خاندانی نظام اور ان کی معاشرتی اَقدار کو تباہ کیا جارہا ہے اور ان پر مغربی تہذیب کے معاشرتی تصورات زبردستی ٹھونسے جارہے ہیں۔

(۳) امریکہ اور مغرب کے معاشی اور سیاسی مفادات یہ ہیں کہ مسلم ممالک دَبے رہیں، عدمِ استحکام اور معاشی زبوں حالی کا شکار رہیں۔ اکثر مسلم ممالک کی معیشت کو ورلڈ بنک، آئی ایم ایف اور ایسے ہی دوسرے مالیاتی اداروں کے ذریعے قرضے دلا کر اور ان کی معاشی پالیسیوں کو کنٹرول کرکے مسلم عوام کو نانِ جویں سے محروم رکھا جارہا ہے۔ آج بھی مسلم ممالک کے خام مال کی بڑی مقدار (جیسے عربوں کا تیل، پاکستان کی کاٹن، بنگلہ دیش کا پٹ سن وغیرہ) مغرب کی فیکٹریوں کے پہئے چالو رکھے ہوئے ہے اور جواب میں ان مسلم ممالک کو کیا برآمد کیا جاتا ہے: ...... پرانا اسلحہ، کاریں اور سامانِ تعیش۔

اکثر مسلم ممالک کے سیاسی نظام میں براہِ راست مداخلت کی جاتی ہے، سیاسی جماعتوں کو فنڈز دیئے جاتے ہیں، جمہوریت کے نام پر عدمِ استحکام پیدا کیا جاتا، مختلف طبقات کو آپس میں لڑایا جاتا ہے اور ایسے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ صرف ایسا شخص برسراقتدار آسکے جو ان کی مرضی پر چلے اور ان کی مرضی کی پالیسیاں بنائے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ عیسائی مغرب کے معاشی اور سیاسی مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ مسلم ممالک سیاسی اور معاشی لحاظ سے ان کے زیر دست اور محتاج رہیں۔

(۴) مغرب کو داخلی یکجہتی کے لئے ایک 'دشمن' درکار ہے۔ یہ قوموں کی ایک نفسیاتی، نظریاتی اور سیاسی ضرورت ہوتی ہے۔ پرانے زمانے کے دانشور کہا کرتے تھے کہ ہر وقت کچھ کیا کرو، کوئی کام نہ ہو تو اپنے کپڑے پھاڑ کر دوبارہ سینا شروع کر دو۔ موجودہ ماہرین نفسیات بھی یہی کہتے ہیں کہ مصروف رہنا انسانی صحت کے لئے ناگزیر ہے۔ پاکستان میں بھی بعض سیاسی بزرجمہر یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان دشمنی کا رویہ ہماری داخلی یکجہتی کے لئے مفید ہے، لہٰذا اسے جاری رکھنا چاہئے۔ اس تناظر میں دیکھئے تو کمیونسٹ روس مغرب کا دشمن تھا تو سارا کاروبارِ حیات بخوبی چل رہا تھا، لمبی چوڑی دفاعی تیاریوں کا جواز تھا، سیٹو سینٹو اور نیٹو کی ضرورت تھی اور ایک بھرپور سرد جنگ ہر وقت جاری رہتی تھی جو کہیں کہیں گرم جنگ میں بدل جاتی تھی۔ اب روس اور کمیونزم کی ہزیمت کے بعد امریکہ واحد سپر پاور رہ گیا ہے اور اس کے مدمقابل کوئی دشمن نہیں ہے اور اس کی نفسیاتی ضرورت یہ ہے کہ اگر اس کا کوئی دشمن نہیں ہے تو ایک دشمن تخلیق کیا جائے۔ چنانچہ زیادہ آسانی سے جو دشمن تخلیق کیا جاسکتا ہے وہ مسلم دنیا ہے کیونکہ یہ مغرب کی عوامی اور مذہبی ذہنیت اور پس پردہ یہودی مفادات کی ضروریات کے عین مطابق ہے۔

(۵) یہاں ممکن ہے کسی ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اگر واحد سپر پاور امریکہ کو ایک مدمقابل دشمن کی تلاش ہی ہے تو بھی قرعہ فال مسلم دنیا کے نام ہی کیوں نکلے؟ یہ دشمن کوئی اور بھی تو ہوسکتا ہے، آخر مسلمان ہی کیوں؟ اس کا ایک جواب تو اوپر ذکر ہو چکا۔ ایک دوسرے پہلو سے اس کا جواب دینے کے لئے ہم آپ کو اُردو زبان کا ایک زبان زدعام لطیفہ سناتے ہیں۔ ایک ہندو اور مسلمان آپس میں لڑ پڑے۔ اتفاق یہ کہ ہندو نوجوان ہٹا کٹا تھا اور مسلمان سوءِ اتفاق سے دھان پان سا تھا۔ ہندو نے جوشِ غضب میں آکر مسلمان کو چت گرا لیا اور اس کے سینے پر چڑھ بیٹھا لیکن کچھ دیر بعد وہ از خود ہی رونے لگا۔ قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے اسے تعجب سے دیکھا اور کہا: میاں! تم نے تو اسے گرایا ہوا ہے، پھر روتے کیوں ہو؟ بنیا کہنے لگا: رو اس لئے رہا ہوں کہ جب یہ نیچے سے اٹھے گا تو مجھے مارے گا!!

یہی حال امریکہ اور مغرب کا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ اتنا ظلم کیا ہے، اتنی زیادتیاں کی ہیں کہ اسے صاف نظر آرہا ہے کہ جب بھی مسلمان اس کے نیچے سے اٹھیں گے تو وہ اسے ماریں گے۔ تو اس میں قصور کمزور، مجبور، مظلوم اور مقہور مسلمانوں کا نہیں ہے بلکہ یہ تو ظالم کا ظلم ہے جو اسے اندر سے ڈرا رہا ہے کہ مظلوم جب اٹھ کھڑا ہوگا تو وہ بدلہ لے گا۔ لہٰذا پوری کوشش سے اسے دباؤ رکھو، اسے اٹھنے ہی نہ دو

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے جنگ و جدل کے مصنوعی قصے گھڑ گھڑ کے سناتے رہو تاکہ رائے عامہ اس کو دشمن سمجھتی رہے، اس سے نفرت کرتی رہے اور تہذیبی وقومی غلبے کی اس جدوجہد میں ان (مغربی حکمرانوں) کا ساتھ دے۔

جہاں تک مزعومہ تہذیبی تصادم میں مسلمانوں کے کردار کا سوال ہے تو حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حالات میں کوئی صحیح دماغ مسلمان کسی تہذیبی تصادم کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ مسلمان تو اپنے تہذیبی اُصولوں پر خود کاربند نہیں، وہ اسے کیا برآمد کریں گے؟ انہیں تو اپنی بقا اور سلامتی کا مسئلہ درپیش ہے۔ وہ تو ابھی سیاسی استحکام کے متلاشی ہیں، وہ تو مسلم عوام کی دو وقت کی روٹی کے لئے فکر مند ہیں، انہیں تو ابھی اپنے مسائل سے نمٹنے کی فرصت نہیں، وہ کسی اور کو کیا چیلنج کریں گے اور کسی کے لئے کیا خطرہ بنیں گے؟ (۱۵) مغرب اس کا خطرہ اگر محسوس کرتا ہے تو وہ اپنے رویوں پر خود نظر ثانی کرے۔ مغرب اگر عالم اسلام سے اچھے اور دوستانہ روابط استوار کرلے، اگر وہ ان کے خلاف سازشیں کرنا چھوڑ دے، ان کے داخلی معاملات میں مداخلت ترک کردے اور ان کے مسائل حل کرنے میں ان کے ساتھ تعاون کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ عالم اسلام کے دل نہ جیت لے اور اپنے اس طرزِ عمل کے نتیجے میں جب وہ خود کو مسلمانوں کا سچا خیرخواہ اور مخلص دوست ثابت کردے گا تو وہ بھی جواباً اس سے محبت اور دوستی کریں گے اور پھر مغربی دانشوروں اور حکمرانوں کو یہ واہمے بھی نہیں ستائیں گے کہ مسلمان ان کے دشمن ہیں اور کل کلاں ان کے مدمقابل آسکتے ہیں۔ کاش مغربی دانشور اور حکمران اس پہلو سے بھی معاملے پر غور کرسکیں!!

مصادر و مراجع

۱۔ سہ ماہی 'مغرب اور اسلام' شمارہ جولائی، دسمبر ۲۰۰۰ء، انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد

۲۔ سہ ماہی 'مغرب اور اسلام' ص: ۲۵

۳۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی، ص: ۷، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۲ء

4. Porf. Samuel P.Huntington, Clash of Civilization, P258, Simon & Schuster, New York, 1996.

5. Clash of Civilization, P89-90

6. The Military Balance 2000-2001, The International Institute for Strategic Studies, London, S.V. Relevant Countries.

7. Time, May, 25, 1998.

8. Clash of Civilization, P-258

۹۔ عبدالرشید ارشد، آخری صلیبی جنگ، النور ٹرسٹ، جوہر آباد، ۲۰۰۰ء

10. Edward Saeed, Orientalism, P-203, New York, 1978.

۱۱۔ نجیب العقیقی، المستشرقون، ج ا ص ۳۹۴، دارالمعارف، القاہرہ، ۱۹۶۴ء

12. Encyclopaedia of Islam (2nd Edition) Leiden, S. V. Muhammad (PBUH)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ تفصیل کے لئے دیکھئے اردو دائرہ معارف اسلامیہ، در تکملہ بذیل مادہ ''استشراق وسیرت نگاری''

14. Time, August, 23-30, 1974.

۱۵۔ مقالے میں ہم نے جو اسلامی نقطہ نظر پیش کیا ہے اس کے تفصیلی مطالعے کے لئے دیکھئے :

1. Paul Findley, They Dare to Speak Out, Lawrence Hill & Co. USA, 1987,
(اردو ترجمہ بعنوان شکنجہ یہود از سعید رومی، صفہ پبلشرز، لاہور ۱۹۹۹ء بھی دستیاب ہے)
2. Gai Eaton, Islam and the Destiny of Man, Suhail Academy, Lahore, 1977.
3. H.A.R Gibb, Studies on the Civilization of Islam, Islamic Book Service, Lhr '87
4. Shaukat Ali, Dimensions and Dilemmas of Islamist Movements, Sang-e- Meel Publications, Lahore, 1998.
5. Iqbal S.Hussain, Islam and Western Civilization, Adbistan, Lahore,2000.
6. John L. Esposito,The Islamic Threat, Myth or Reality, New York, 1992.
7. Dr. S.Hossein Nasr, Traditional Islam in the Modern World, NewYork,1987.
8. Ideals and Realities of Islam, Suhail Academy, Lahore, 1994.
9. Mohammad Mohaddesin, Islamic Fundamentalism, The New Global Threat, Washingtion D.C, 1993.
10. Benrard Lewis, Roots of Moslim Rage, New York, 1997.

۱۱۔ عباس محمود العقاد، حقائق الاسلام واباطیل خصومہ، القاہرہ، ۱۹۸۲ء ۱۲۔ سید قطب، السلام العالمی والاسلام، القاہرہ، ۱۹۹۱

ایک صدمہ جانکاہ: اسلامک ہیومن رائٹس فورم کے رکن، ممتاز کالم نگار صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی ۱۲؍ربیع الاول ۱۴۲۲ھ بمطابق ۴؍جون ۲۰۰۱ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بلند پایہ صحافی، عظیم دانشور اور صاحب ِطرز ادیب تھے۔ روزنامہ نوائے وقت میں 'قلم برداشتہ' اور روزنامہ انصاف میں 'الہدیٰ' کے نام سے آپ کے کالم میں نہ صرف قارئین بطورِ خاص دلچسپی لیتے بلکہ ان کے انتظار میں رہتے۔

فکر امروز، وحدتِ ملی، روحِ تصوف، اسلوبِ سیاست، عطریات، روحِ انقلاب، فکر اسلامی کتابوں کے علاوہ آپ کے کالموں کا مجموعہ 'قلم برداشتہ' اور 'الہدیٰ' آپ کی زندگی میں شائع ہوکر قارئین سے داد وصول کر چکا ہے۔ آپ کا شمار ان صحافیوں / دانشوروں میں ہوتا تھا جن کی وفات پر ان کی یاد میں ریکارڈ توڑ ریفرنسز اور مضامین مجلات وجرائد میں شائع ہوئے اور ان کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ ان تعزیتی کالموں کا مجموعہ ''خورشید گیلانی، نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز'' کے نام سے چند دن قبل خزینہ علم وادب نے شائع بھی کردیا ہے جو ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔

جناب خورشید گیلانی کی تحریر وتقریر کی خوبیاں اپنی جگہ لیکن آپ کا فکری اعتدال اور روشن نظری آپ کو ہم عصر دانشوروں میں ممتاز کرتی ہے۔ مرحوم کا ادارۂ محدث سے تعلق ایک عشرے سے بھی طویل ہے، ادارہ کے زیر اہتمام بہت سی مجالس میں آپ میزبانی کے فرائض انجام دیتے۔ اُمت کا درد آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، کینسر کے مرض جس میں آپ کی وفات ہوئی، نے آپ کی ہمتیں پست کرنے کی بجائے آپ کو امت کے لئے کچھ کرنے کی مہمیز دی اور آپ نے دورِ مرض میں بڑے یادگار کالم تحریر کئے۔ 'محدث' کے رفیق جناب محمد عطاء اللہ صدیقی نے آپ کی حیات کے آخری دنوں اہل قلم حضرات کی آپ سے بے اعتنائی کا نوحہ ایک کالم بعنوان ''ڈوبتے خورشید کا نوحہ!'' میں بڑے درد بھرے انداز میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے خاص مقربین میں شامل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آپ کی وفات سے اُمت ایک مخلص اور راست فکر صحافی سے محروم ہوگئی۔ آپ کی تحریریں عرصہ آپ کی یاد دلاتی رہیں گی، قارئین سے آپ کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی لغزشوں کو معاف فرمائے، آمین! (ادارۂ 'محدث')

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ